اصول تفسیر اور قرآنی تفسیر کا ارتقاء

برصغیر میں تفسیر قرآن کا ارتقاء اور پہلی اردو تفسیر

مولانا اخلاق حسین قاسمی انڈیا دھلی

تفسیر مرادیہ اردو کی سب سے پہلی تفسیر ہے۔ یہ تفسیر شاہ مراد اللہ انصاری سنبھلی کی تصنیف ہے۔ شاہ مراد اللہ عرف غلام کاکی قصبہ سنبھل ضلع مراد آباد (یو پی) کے انصاری خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ خاندان اپنے دور میں دنیوی وجاہت اور علم و فضل دونوں میں ممتاز مقام کا مالک تھا شاہ صاحب سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت مرزا مظہر جان جاناں سے بیعت تھے اور مرزا صاحب کے بڑے خلفاء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔(۱)

شاہ صاحب نے اپنے روحانی فیض کے لئے بنگال کو منتخب کیا اور اس علاقہ میں ہزاروں مسلمان آپ کے دامن فیض سے وابستہ ہوئے۔ آپ کے ترتیب یافتہ صوفیائے بنگال میں شاہ محمد غوث شاہ محمد دانش اور شاہ محمد ادریس کے اسمائے گرامی بہت مشہور ہیں۔ شاہ مراد اللہ کا وصال اپنے شیخ طریقت حضرت مرزا صاحب کے وصال (۱۰ محرم ۱۲۹۵ء مطابق ۱۷۸۱ء) سے پہلے ہوا۔

شاہ مراد اللہ انصاری کے صاحبزادے مولانا ثنا اللہ صاحب بھی صاحب نسبت بزرگ تھے اور ان کا شمار بھی حضرت مرزا صاحب کے خلفاء میں ہوتا ہے۔(۱)

شاہ صاحب نے یہ تفسیر، پارہ عم یتسائلون، مکمل اور ابتداء قرآن میں سے سورہ کی بیس آیات تک تصنیف کی اور اس کے بعد ہاتھ روک لیا۔

یہ تفسیر سب سے پہلے ۱۲۴۷ھ = ۱۸۳۱ء میں کلکتہ کے اندر چھپی اور اس کے بعد سید عبداللہ صاحب (ناشر موضح قرآن، شاہ عبدالقادر صاحب) کے مطبع میں چھپی اور تحریک بالاکوٹ کا حلقہ اس کی اشاعت کرتا رہا یہاں تک کہ انگریزی حکومت نے اس تحریک کے لٹریچر کے ساتھ اس پر بھی پابندی لگادی اور یہ تفسیر ممنوع قرار دے دی گئی۔(۲)

تفسیر مرادیہ پارہ عم کی آخری عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تفسیر ۲۴ محرم بروز جمعہ ۱۱۸۵ = ۱۷۷۰ء میں مکمل ہوئی۔ اصل عبارت یہ ہے:۔

" حمد اور شکر کا سجدہ لائق ہے۔ سزاوار ہے۔ پاک پروردگار کے تئیں جس خُدا نے اپنے

فضل و کرم سے اور حضرت نبی ﷺ کے طفیل سے عم سپارے کی تفسیر ھندی زبان میں تمام کروادی اور مراد اللہ انصاری سنبھلی قادری نقشبندی حنفی کو یہ خدمت فرما کر توفیق بخش کر اس کے دل میں اپنے کلام کو بیان بخشا، زبان کو، ہاتھوں کو قوت بخشی، قلم کو کاغذ کے اوپر جاری کروایا، یہ خیر کا کام پورا کردیا، پھر اس تفسیر کا نام :خُدا کی نعمت :مقرر کروایا۔

یہ تفسیر محرم کے مہینہ کی جوبیس تاریخ جمعہ کے دن گیارہ سو چوراسی برس ہجری میں تمام ہوئی۔(۳)

مصنف نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ خُدا کی نعمت نام تاریخی ہے۔لیکن مولانا منصور احمد دوانی نے اسے تاریخی نام قرار دیا ہے۔اور اسے خُدائی نعمت قرار دیا ہے۔اس صورت میں یہ تاریخی نام بن جاتا ہے۔بردوانی کا یہ قیاس درست ہے، کیونکہ اس دور میں کتابوں کے تاریخی نام رکھنے کا رواج عام تھا۔

مولانا بردوانی مطبع ماہ عالم افروز کلکتہ کے مصّح تھے اور ان کا تصّیح شدہ نسخہ ۱۲۵۱ ھ میں اس مطبع سے طبع ہوا۔

شاہ ولی اللہ کی تحریک کے اثرات:۔

شاہ مراد اللہ انصاری کی یہ تفسیر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بارہویں صدی ہجری میں مسلم معاشرہ کی تجدید و اصلاح کے لئے جو تحریک شروع کی اس کا آغاز آپ نے قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر سے کیا۔شاہ صاحب ۱۱۴۵ھ میں حرمین شریفین کی زیارت اور دربار نبوت سے روحانی فیوض حاصل کرکے ہندوستان واپس آئے۔

اب آپ کے اندر اصلاح امت کا زبردست جزبہ وجوش تھا۔آپ سے پہلے ہندوستان میں براہ راست قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر سے استفادہ کرنے کا تصور بھی ادب کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔عوام تو عوام خواص کے اندر بھی یہ تصور عام تھا کہ قرآن کریم خداوند عالم کا کلام ہے۔اس لئے اسے سمجھنا بہت مشکل ہے اور اس کتاب آسمانی سے براہ راست فیض حاصل کرنا ممکن نہیں۔چنانچہ جب شاہ صاحب نے اس وقت کی سرکاری زبان، فارسی میں قرآن کا ترجمہ کیا تو آپ کے خلاف ایک شور بپا ہوگیا اور دلی میں شرارت پسندوں کے ذریعہ آپ کی توہین کرائی

گئی۔

آپ کے فارسی ترجمہ کا نام "فتح الرحمان" ہے۔ یہ ترجمہ ۱۱۵۰ھ میں مکمل ہوا۔ ۱۱۵۶ھ میں آپ نے اس ترجمہ کو درس میں داخل کر کے باقاعدہ اس کی تدریس شروع کر دی۔ شاہ صاحب نے عربی مدارس کے نصاب میں بھی قرآن کریم کی اہمیت بڑھائی اور تفسیر جلالین سے پہلے براہ راست ترجمہ قرآن کو نصاب میں داخل کیا۔

شاہ صاحب نے فتح الرحمان کے مقدمہ میں قرآن کریم کے مطالعہ کے فیوض و برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

اس کے (قرآن کریم کے) پڑھنے سے بچوں اور بچیوں اور کم علم لوگوں میں فطری سلامتی قائم رہتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے پیدائشی طور پر ہر انسان کو جو فطرت سلیمہ عطا فرمائی ہے۔ وہ ماحول کے برے اثرات سے محفوظ رہتی ہے۔ اور اگر ماحول کے برے اثرات مسلمان کو گناہوں کی طرف کھینچ کر لے جاتے ہیں تو پھر اس ترجمہ کی برکت سے مسلمان کو توبہ کی توفیق نصیب ہو جاتی ہے۔

شاہ صاحب کے اس پیغام نے علما و مشائخ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔

شاہ صاحب کے چھوٹے صاحبزادے شاہ عبدالقادر صاحب نے ۱۲۰۵ھ میں "موضح قرآن" کے نام سے بامحاورہ ترجمہ کیا اور شاہ رفیع الدین (عبدالوہاب) نے لفظی ترجمہ کی ضرورت پوری کی اور شاہ عبدالعزیز نے تفسیر عزیزی کے ذریعہ قرآنی احکام و معارف کو عام کرنے کی سعی فرمائی۔ مگر یہ عظیم الشان جامع اور مبسوط تفسیر مکمل نہ ہو سکی۔

شاہ مراد اللہ کی تفسیر کو اردو (جسے اس وقت ہندی کہا جاتا تھا) کی سب سے پہلی تفسیر ہونے کا شرف حاصل ہے۔ شاہ صاحب کو اس عظیم خدمت کا پورا پورا موقع مل جاتا تو تفسیر مرادی ایک اہم تفسیر ہوتی مگر چونکہ

یہ سعادت خاندان ولی اللہی کے اس چشم و چراغ کے حصہ میں آئی تھی جو اپنے عہد کا نہ صرف بلند پایہ عالم بلکہ خاندان ولی اللہی میں سب سے زیادہ صاحب نسبت تھا۔ مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مراد آبادی کا قول ہے کہ شاہ ولی اللہ کی اولاد میں شاہ عبدالقادر سب سے زیادہ صاحب نسبت تھے۔

یہ عجیب راز کی بات ہے کہ شاہ مراد اللہ کو اردو میں تفسیر قرآن مکمل کرنے سے ان کے شیخ حضرت مرزا صاحب نے روکا۔

حضرت مرزا صاحب کے خلیفہ ارشد شاہ غلام علی صاحب کا بیان ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے شاہ مراد اللہ کو ہدایت کی وہ پورا وقت ذکر و مراقبہ میں صرف کریں اور کوئی دوسرا شغل اختیار نہ کریں۔(۴)

چنانچہ شاہ صاحب نے سورہ بقرہ کی تفسیر شروع کر دی تھی اور ابتدائی بیس آیتوں کی تفسیر ہو چکی تھی کہ اسی پر آپ نے اپنے شیخ کے حکم کی تعمیل پر اختتام کر دیا۔(۵)

اور حضرت مرزا صاحب کی ممانعت اردو تفسیر کی حد تک ہی رہی۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کے دوسرے خلیفہ ارشد حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی عربی زبان میں تفسیر مظہری کے نام سے ایک جامع ترین تفسیر تحریر فرما رہے تھے۔ اور وہ تفسیر مکمل ہوئی۔ حضرت قاضی صاحب کو اپنے پیر و مرشد کے ساتھ انتہائی قلبی محبت تھی۔ چنانچہ حضرت کے وصال کے بعد آپ کی انتہائی نازک مزاج رفیقۂ حیات کو اپنے ساتھ پانی پت لے گئے اور اپنی شاہ مزاج پیرانی کی شاہانہ طریقہ پر خاطر و مدارات کرتے رہے تاکہ انہیں بیوگی کا احساس نہ ہو۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کے لئے اردو ترجمہ و تفسیر کی تکمیل میں سبقت کا اعزاز حاصل کرنے کا موقعہ عطا ہوا۔

بہر حال اسی سے حضرت شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کی روحانی عظمت کا اندازہ لگانا آسان ہو جاتا ہے۔ کہ ایک طرف اکبری مسجد میں علوم عربیہ کے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا ساتھ ہی قرآن کریم کا بامحاورہ پہلا ترجمہ تحریر کیا جاتا رہا اور اسی کے ساتھ شاہ صاحب کے روحانی فیض اور تزکیہ نفس سے بڑے بڑے اکابر استفادہ کرتے رہے۔

حلقہ درس سے مولانا فضل حق خیر آبادی اور مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید جیسے اکابر علم پیدا ہوئے اور تزکیہ نفس کے حلقہ سے حضرت سید احمد بریلوی جیسے باثر اولیاء نے جنم لیا۔

راقم سطور کے سامنے تفسیر مرادیہ کا وہ ایڈیشن ہے جو مطبع برکتی محلہ مصری گنج مدرسہ عالیہ کمپنی بہادر میں سن ۱۲۸۰ء میں طبع ہوا۔ پھر اس تفسیر کا نہایت عمدہ ایڈیشن راقم سطور کو قصبہ بان کوٹ کوکن (ممبئی) میں محمد حسین خاں ساکھر صاحب کے ذاتی کتب خانہ سے حاصل ہوا جو لیتھو پریس میں

چھاپا گیا ہے۔صرف ایک پارہ کی تفسیر میں جو متروک و نامانوس الفاظ ومحاورات آئے ہیں ان کی تعداد ایک سو گیارہ کے قریب ہے۔ یہ فہرست ڈاکٹر محمد ایوب قادری مرحوم نے "اردو نثر کے ارتقا میں علما کا حصہ" کتاب میں شائع کی ہے۔(٦)

تفسیر مرادیہ کے بیس سال بعد (ہندی) کا پہلا مکمل ترجمہ وتفسیر (موضح قرآن)وجود میں آیا۔اب اردو زبان بیس سال آگے بڑھ چکی ہےاور موضح قرآن کے مصنف شاہ عبدالقادر صاحب نے اردو زبان کی تصحیح وترقی کے لئے اردو کے معمار حضرت خواجہ میر دردؒ سے با قاعدہ استفادہ کیا تھا۔اس لئے تفسیر موضح قرآن زبان و بیان اور صاحب کلام کے مرادی معنی کی ادائیگی کے لحاظ سے ایک معیاری اور الہامی تفسیر قرار پائی۔

البتہ زمانی سبقت کے لحاظ سے تفسیر مراد کا اپنا ایک مقام بن گیا ہے۔

جائزہ تراجم قرآنی کے مصنف سے اس سلسلہ میں ایک فرد گذاشت ہوگئی۔مصنف نے تفسیر مرادیہ کی زبان کے نمونہ کے طور پر فاتحہ کا ترجمہ نقل کر دیا، حالانکہ سورہ فاتحہ اصل نسخہ میں شامل نہیں ہے۔ کسی ناشر نے موضح قرآن سے سورہ نقل کر کے پارہ عم کو مکمل کر دیا اور قارئین کو التباس و اشتباہ سے بچانے کے لئے یہ بھی تحریر کر دیا۔

"یہ قاعدہ اصل قرآن شریف مترجم ہندی کا ہے"

اس میں شاہ عبدالقادر صاحب کے موضح قرآن کی طرف اشارہ ہے۔جائزہ کے مصنف کی نظر اس پر نہیں پڑی۔

حاشیہ وحوالہ جات

ا۔غلام علی مجددی مقامات مظہری ص/ ۷۵

۲۔ قیام الدین، ڈاکٹر ہندوستان میں وہابی تحریک ص/۳۵

۳۔ مطبوعہ مطبع کریمی بمبئی ۱۳۱۵ھ ص/۲۸۷

۴۔مقامات مظہری ص/۱۷

۵۔قلمی نسخہ شیرانی کلکشن پنجاب یونیورسٹی، لاہور

٦۔قادری ڈاکٹر محمد ایوب اردو نثر کے ارتقاء میں علماء کا حصہ ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور، ص/۳۵

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی حدیث وسیرت النبیؐ پر اہم تصانیف

حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذیؒ (جلد اول)	350
توضیح السنن شرح آثار السنن للامام النیمویؒ (دو جلد مکمل)	600
شرح شمائل ترمذی (تین جلد مکمل)	800
جمال محمد ﷺ کا دلربا منظر	120
روئے زیبا ﷺ کی تابانیاں	120
ماہتاب نبوت ﷺ کی ضوافشانیاں	120
آفتاب نبوت ﷺ کی ضیا پاشیاں	120
محبوب خدا ﷺ کی دلربا ادائیں	120
محبوب خدا ﷺ کی عبادت اعتدال	120
خصائل نبوی ﷺ کا دل آویز منظر	120
شمائل نبوی ﷺ کا ایمان افروز مرقع	120
کتابت اور تدوین حدیث	30
مرویات عائشہؓ ومعاویہؓ	90
معجزات سرور عالم	30
فلسفہ سیرت خاتم الانبیاء	180
الادب الجاری فی ابیات صحیح البخاری	90
المصنفات فی الحدیث	260
تحریک ختم نبوت میں اکابر کا مجاہدانہ کردار	45
عشق رسولؐ کے ایمان افروز واقعات	80